السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے شوہر بیرون ملک ہوتے ہیں میں ان کی اجازت سے اپنے والدین کے گھر میں رہتی ہوں ہم دونوں خوش ہیں مگر جب وہ پچھلے سال پاکستان آئے تو میرے والدین سے کسی ناچاقی کی بنا پر انہوں نے مجھے کہا کہ اگر تم نے دوبارہ مجھے اپنے والدین کے ہاں جانے کےلئے کہا تو سب کچھ ختم ہوجائے گا، پھران کی ناراضی دور ہوگئی اور مجھ سے کہا کہ میں نے تم پر جو پابندی لگائی تھی اسے ختم کرتا ہوں مگر میں سخت پریشان ہوں کہ کہیں خلاف ورزی کی صورت میں ہمارے رشتے پر تو کوئی اثر نہیں پڑے گا ،انہوں نے وضاحت بھی کی ہے کہ میرے نزدیک سب کچھ ختم ہونے کا مطلب یہ تھا کہ اگر تم نے والدین کے ہاں جانے کو کہا تو کچھ عرصہ کےلئے تمہارا بائیکاٹ کروں گا ،مگر میں خوف زدہ ہوں کہ سب کچھ ختم ہونا کہیں طلاق تو نہیں ہے۔ براہ کرم میری راہنمائی کریں کہ اگر وہ اپنے الفاظ واپس لیتے ہوئے مجھ سے یہ پابندی ختم کرتے ہیں تو کیا میں اس پابندی سے آزاد ہو سکتی ہوں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس قسم کے سوال کا تفصیلی جواب اہلحدیث مجریہ ۲۴ ستمبر شمارہ نمبر ۳۶ میں شائع ہوچکا ہے دراصل ہم گھریلو عائلی زندگی کے متعلق بہت افراط و تفریط کا شکار ہیں۔ قصور کسی کا ہوتا ہے لیکن سزا کسی دوسرے کو دیتے ہیں۔ صورت مسئولہ میں اختلاف لڑکی کے والدین سے ہوا لیکن سزا لڑکی کو دی جا رہی ہے کہ اگر تو نے والدین کے ہاں جانے کو کہا تو سب کچھ ختم ہوجائے گا۔ ہمارے معاشرہ میں سب کچھ ختم ہونے سے مراد تو اپنے گھر کو برباد کرنا ہے لیکن ’’صاحب ‘‘ نے وضاحت کی ہے کہ اس سے مراد کچھ عرصہ کےلئے بیوی سے بول چال بند کرنا ہے دلوں کا حال تو اللہ ہی بہتر جانتے ہیں ہم نے تو ظاہری الفاظ اوراس کی وضاحت کے مطابق فتویٰ دینا ہے واضح ہو کہ طلاق کے نافذ ہونے کے اعتبار سے اس کی دو اقسام ہیں:

جو فی الفور نافذ ہوجائے ، مثلاً : یوں کہا جائے کہ میں تجھے طلاق دیتا ہوں۔

جو فی الفور نافذ نہ ہو بلکہ اسے کسی کام کے کرنے یا چھوڑنے پر معلق کیا جائے ، مثلاً : یوں کہا جائے کہ تو نے گھر سے باہر قدم رکھا تو تجھے طلاق ہے۔ اس صورت میں عورت جب بھی گھر سے باہر قدم رکھے گی اسے طلاق ہوجائے گی ، لیکن اگر معلق طلاق میں خلاف ورزی سے پہلے پہلے اس شرط کو ختم کردیا جائے تو پھر خلاف ورزی کی صورت میں طلاق نہیں ہوگی۔ کیونکہ پابندی عائد کرنے والے نے خود ہی اس پابندی کو ختم کردیا ہے۔ صورت مسئولہ میں دو باتیں قابل غور ہیں۔ ایک تو سب کچھ ختم ہونے کی وضاحت خود پابندی لگانے والے کی ہے کہ اس سے مراد وقتی بائیکاٹ اور کچھ وقت کےلئے بول چال ختم کرنا ہے۔ دوسرے الفاظ میں اس سے قطعی طور پر طلاق دینا مراد نہیں ہے۔ اس وضاحت کے بعد اگر پابندی نہ بھی ختم کی جاتی تو بھی خلاف ورزی کی صورت میں طلاق نہیں ہونا تھی۔ دوسری بات یہ ہے کہ پابندی لگانے والے نے خلاف ورزی سے قبل خود اسے واپس لے لیا ہے اوراسے ختم کردیا ہے اس صورت میں خلاف ورزی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، لہٰذا سائلہ خاوند کی طرف سے لگائی گئی پابندی سے آزاد ہے۔

نوٹ : نکاح، طلاق اور وراثت سے متعلقہ سوال کرنے والوں سے گزارش ہے کہ وہ اپنے ایڈریس یا کم ازکم فون نمبر سے ضرور مطلع کیا کریں تاکہ ہمیں بوقت ضرورت رابطہ کرنے میں آسانی رہے۔ اس کے علاوہ ادارہ ’’اہل حدیث ‘‘کی طرف سے خریداری نمبر کا حوالہ بھی ضروری ہے۔ بصورت دیگر سوال کے جواب میں التوا یا تاخیر ہو سکتی ہے۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:334